روزنامہ
ٹیلی فون نمبر 213029 C.P.L 61

الفضل

ایڈیٹر : عبدالسمیع خان

جمعہ 18 جنوری 2002ء 3 ذی قعد 1422 ہجری - 18 صلح 1381 ہش جلد 52-87 نمبر 16

شیطان داخل نہیں ہوگا

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا

اپنے گھروں کو قبرستان نہ بناؤ اور وہ گھر جس میں سورۃ بقرہ پڑھی جاتی ہے اس میں شیطان داخل نہیں ہوگا۔

(جامع ترمذی کتاب فضائل القرآن باب فی فضل سورۃ البقرہ حدیث نمبر 2802)

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

شیطان انسان کو گمراہ کرنے کے لئے اور اس کے اعمال کو فاسد بنانے کے واسطے ہمیشہ تاک میں لگا رہتا ہے یہاں تک کہ وہ نیکی کے کاموں میں بھی اس کو گمراہ کرنا چاہتا ہے اور کسی نہ کسی قسم کا فساد ڈالنے کی تدبیریں کرتا ہے۔ نماز پڑھتا ہے تو اس میں بھی ریا وغیرہ کوئی شعبہ فساد کا ملانا چاہتا ہے۔ ایک امامت کرانے والے کو بھی اس بلا میں مبتلا کرنا چاہتا ہے۔ پس اس کے حملہ سے کبھی بے خوف نہیں ہونا چاہئے۔ کیونکہ اس کے حملے فاسقوں فاجروں پر تو کھلے کھلے ہوتے ہیں وہ تو اس کا گویا شکار ہیں۔ لیکن زاہدوں پر بھی حملہ کرنے سے وہ نہیں چوکتا اور کسی نہ کسی رنگ میں موقعہ پا کر ان پر بھی حملہ کر بیٹھتا ہے جو لوگ خدا کے فضل کے نیچے ہوتے ہیں اور شیطان کی باریک در باریک شرارتوں سے آگاہ ہوتے ہیں وہ تو بچنے کے لئے اللہ تعالیٰ سے دعائیں کرتے ہیں لیکن جو ابھی خام اور کمزور ہوتے ہیں وہ کبھی کبھی مبتلا ہو جاتے ہیں۔ ریا اور عُجب وغیرہ سے بچنے کے واسطے ایک ملامتی فرقہ ہے جو اپنی نیکیوں کو چھپاتا ہے اور سیئات کو ظاہر کرتا رہتا ہے وہ اس طرح پر سمجھتے ہیں کہ ہم شیطان کے حملوں سے بچ جاتے ہیں مگر میرے نزدیک وہ بھی کامل نہیں ہیں۔ ان کے دل میں بھی غیر ہے اگر غیر نہ ہوتا تو وہ کبھی ایسا نہ کرتے۔ انسان معرفت اور سلوک میں اس وقت کامل ہوتا ہے جب کسی نوع اور رنگ کا غیر ان کے دل میں نہ رہے اور یہ فرقہ انبیاء علیہم السلام کا ہوتا ہے۔ یہ ایسا کامل گروہ ہوتا ہے کہ اس کے دل میں غیر کا وجود بالکل معدوم ہوتا ہے۔

اصل بات یہ ہے کہ غیر کے وجود کو کالعدم سمجھنا یہ بھی اختیاری نہیں ہے۔ کیونکہ یہ حالت عشقیہ ہے جو از خود پیدا نہیں ہو سکتی بلکہ اس کی جڑ محبت ذاتی ہے۔ جب محبت ذاتی کے مقام پر انسان پہنچتا ہے تو پھر یہ عشقیہ حالت پیدا ہو کر غیر کے وجود کو جلا دیتی ہے اور پھر کسی کے مدح وذمّ یا عذاب وثواب کی بھی پروا نہیں ہوتی۔

(ملفوظات جلد سوم ص630)

خدا کی خاطر خدمت کرو

حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں:-

"کبھی بھی یہ خیال مت کرو کہ لوگ تمہارے کام کی قدر نہیں کرتے، تم لوگوں کی خاطر نہیں بلکہ خدا کی خاطر خدمت کرو اور اللہ تعالیٰ کی محبت اور خدمت خلق کو اپنی زندگیوں کا مقصد بناؤ۔ اگر تم ایسا کرو گے تو تمہاری کامیابی میں کوئی شبہ نہیں رہے گا۔ یہ ضروری نہیں کہ طوفان اور سیلاب ہی آئیں تو پھر تم خدمت کرو، مومن کو تو ہمیشہ دعا کرنی چاہئے کہ اللہ تعالیٰ ان مصائب سے دنیا کو بچائے رکھے، لیکن خدمت خلق کے مواقع ہر وقت میسر آ سکتے ہیں۔ مثلاً بیماروں کو دوائی لا کر دینا، غریبوں، بیواؤں کی مدد کرنا، یہ سب کام ایسے ہیں جو تم ہر وقت کر سکتے ہو اور یہ کام تمہارے کام کا مستقل حصہ ہونے چاہئیں"

(مشعل راہ ص742)

(مرسلہ شعبہ خدمت خلق۔ مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان)

پلاسٹک سرجن کی آمد

مکرم ڈاکٹر ابرار پیرزادہ صاحب (MD.FRCS) پلاسٹک اور ہینڈ سرجری کے ماہر مورخہ 27 جنوری 2002ء بروز اتوار فضل عمر ہسپتال میں مریضوں کا معائنہ کریں گے۔ ضرورت مند احباب سرجیکل آؤٹ ڈور سے ریفر کروا کر پرچی روم سے اپنا نمبر حاصل کر لیں۔ ریفر کروائے بغیر ڈاکٹر صاحب کو دکھانا ممکن نہ ہو سکے گا۔

(ایڈمنسٹریٹر فضل عمر ہسپتال ربوہ)

ضرورت انسٹرکٹر

ربوہ میں ایک ایسا ادارہ قائم کیا جا رہا ہے۔ جس میں مختلف ہنر سکھائے جائیں گے مثلاً الیکٹریشن، کارپنٹر، پلمبنگ، ویلڈنگ، شٹرنگ، جپسم ورک، راج گیری، سٹیل فکسنگ، بلڈنگ پینٹنگ وغیرہ۔ اس ادارے کے لئے انسٹرکٹر کی فوری ضرورت ہے۔ خواہشمند اور دلچسپی رکھنے والے احباب جو ربوہ میں رہائش پذیر ہوں صدر صاحب محلّہ کی تصدیق کے ساتھ اپنی درخواستیں جلد بھجوائیں۔

(مہتمم صنعت وتجارت مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان)

الفضل کے کارکنان کو دعاؤں میں یاد رکھیں

اس وقت الفضل میں جو کارکنان خدمت سرانجام دے رہے ہیں ان کی فہرست دعا اور ریکارڈ کی غرض سے شائع کی جارہی ہے۔ نیز یہ بھی کہ وہ کس تاریخ سے الفضل میں خدمت بجالا رہے ہیں۔

ایڈیٹوریل سٹاف

مکرم عبدالسمیع خان صاحب	ایڈیٹر	10 مارچ 1998ء
مکرم محمد محمود طاہر صاحب	نائب ایڈیٹر	14 دسمبر 2001ء
مکرم عبدالستار خان صاحب	معاون ایڈیٹر	یکم اگست 1992ء
مکرم فخر الحق شمس صاحب	معاون ایڈیٹر	8 مارچ 2000ء
مکرم فرید احمد صاحب	پروف ریڈر	19 مئی 1999ء
مکرم مظہر احمد چیمہ صاحب	پروف ریڈر	12 جون 2000ء
مکرم غلام مصطفٰے تبسم صاحب	شعبہ پیسٹنگ	یکم جون 1989ء
مکرم محمد زاہد صاحب	محرر	12 مئی 1992ء
مکرم غلام رسول صاحب	مددگار کارکن	یکم نومبر 1955ء

مینجمنٹ سٹاف

مکرم آغا سیف اللہ صاحب	مینیجر و پبلشر	یکم جولائی 1984ء
مکرم گلزار احمد طاہر ہاشمی صاحب	محرر آمد ڈاک	3 دسمبر 1965ء
مکرم منیر احمد صاحب	شعبہ اشتہارات	25 فروری 1974ء
مکرم محمد اجمل صاحب	اکاؤنٹنٹ	یکم فروری 1993ء
مکرم معین الدین صاحب	محرر ڈاک بیرون	15 مارچ 1983ء
مکرم نصیر احمد صاحب چوہدری	انچارج شعبہ کمپیوٹر	16 جولائی 1992ء
مکرم شفیق احمد لطیف صاحب	کمپوزر	6 دسمبر 1988ء
مکرم تنویر احمد صاحب	کمپوزر	10 جولائی 1993ء
اور وقفہ کے بعد		10 جولائی 2000ء
مکرم ماسٹر محمد شریف صاحب	انسپکٹر وصولی	17 جون 1991ء
مکرم منور احمد بجہ صاحب	انسپکٹر وصولی	18 جنوری 2000ء
مکرم بلال احمد خان صاحب	محرر چٹ	18 جولائی 1993ء
مکرم محمد زبیر باجوہ صاحب	محرر۔ وی۔ پی۔ پی	21 اگست 1995ء
مکرم بشارت احمد صاحب	ڈرائیور	21 مئی 1997ء
مکرم فضل احمد شاہد صاحب	مددگار کارکن	یکم جولائی 1996ء
مکرم محمد سرور صاحب	فولڈر	یکم ستمبر 1995ء
مکرم سعید احمد صاحب وفا	فولڈر	17 جنوری 1991ء
مکرم آصف محمود صاحب	فولڈر	یکم جولائی 2001ء
مکرم طارق احمد صاحب	فولڈر	10 جون 1998ء
مکرم عبداللطیف صاحب	مالی	یکم جولائی 2001ء
مکرم منیر احمد ثانی صاحب	چوکیدار	یکم اگست 2000ء
مکرم لطیف احمد مصطفٰی صاحب	فولڈر	2 مئی 1979ء
	اور وقفہ کے بعد	یکم جولائی 2001ء
مکرم منشاء مسیح صاحب	خاکروب	یکم مئی 1996ء

ایسی مالی قربانی کریں جس کے نتیجہ میں

آپ خدا کے پیارے بنتے چلے جائیں

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ فرماتے ہیں۔

’’میں آپ کو نصیحت کرتا ہوں کہ اپنے حالات کا جائزہ لیں آپ میں سے وہ خوش نصیب جن کو خدا تعالیٰ نے کثرت سے دولت عطا فرمائی ہے۔ اور ایسے ضرور ہیں۔ وہ یہ اپنا جائزہ لیں کہ کیا وہ اس نسبت سے جس نسبت سے اللہ نے ان پر فضل فرمایا ہے‘ خدا کے حضور مالی قربانی میں لبیک کہتے ہیں کہ نہیں۔

یہ خیال کہ جماعت کے عہدیداران کو کیا پتہ کہ ہمارے پاس کیا ہے‘ ہمیں کتنا ملتا ہے‘ یہ ایک بے تعلق اور بے معنی خیال ہے۔ جماعت کے عہدیداران کو خوش کرنے کے لئے تو آپ نے دینا ہی نہیں ہے۔ جس کے حضور پیش کرتے ہیں اسے سب کچھ پتہ ہے۔ کیونکہ دینے والا ہاتھ وہ ہے۔ عطا کرنے والے کو کیسے آپ دھوکہ دے سکتے ہیں۔ جس نے خود آپ کو کچھ دیا ہو آپ کیسے یہ سوچ سکتے ہیں کہ اسے آپ کے حالات کا علم نہیں ہے۔ پس ان عذر کے قصوں کو بھلا دیجئے چھوڑ دیں ان باتوں کو کہ آپ کے اوپر کتنی ذمہ داری ہے اور مالی لحاظ سے لوگ سمجھتے ہیں کہ آپ اچھے ہیں لیکن عملاً یہ حال نہیں ہے۔

اس قسم کی باتیں عموماً کم چندہ دینے والے کیا کرتے ہیں۔ ان کو بھلا دیجئے اور یہ بات دیکھئے کہ جس خدا نے آپ کو عطا کیا ہے اگر اس کی محبت اور پیار کے اظہار کے لئے آپ اس کے حضور کچھ پیش کرتے ہیں تو وہ اسے رکھ نہیں لے گا وہ اسے واپس لوٹائے گا۔ اور دہ چند کر کے واپس لوٹائے گا۔ اور دس گنا زیادہ کر کے واپس لوٹانا اس نے اپنے اوپر فرض کر لیا ہے۔ وہ کیسے یہ کام کرتا ہے ہم ان اسرار کو نہیں جانتے مگر روزمرہ کی زندگی میں ان کاموں کو ہوتا ہوا دیکھتے ہیں لیکن وہ لوگ جو اخلاص کے اعلیٰ معیار پر قائم ہیں ان کے لئے اللہ تعالیٰ نے کوئی حد قائم نہیں فرمائی۔ فرمایا: پھر جسے وہ چاہے اسے جتنا چاہے بڑھا کر دیتا چلا جائے۔ اس کی کوئی حد نہیں ہے۔ تو پہلے تو یہ دیکھیں کہ خدا کے معاملے میں کنجوسی کرنا کوئی عقل کا سودا ہے؟ کوئی نفع کا سودا ہے یا گھاٹے کا سودا ہے.......... پس اس کا تجربہ ہر جماعت کا چندہ دینے والا اپنے روزمرہ کے چندوں میں کر کے دیکھے تو وہ محسوس کرے گا کہ مالی قربانی سے اسے نئی عظمتیں اور نئی رفعتیں نصیب ہو رہی ہیں اور خدا سے اس کا تعلق دن بدن بڑھتا جا رہا ہے پس ایسی مالی قربانی نہ کریں جس کے نتیجہ میں خدا سے تعلق کم ہو۔ ایسی مالی قربانی کریں جس کے نتیجہ میں آپ خدا کے پیارے بنتے چلے جائیں۔ اور وہ آپ کا نگہدار ہو جائے۔ آپ کی ہر ضرورت کا کفیل ہو جائے۔ وہ اپنے ذمہ یہ لے لے کہ اس بندے کی ہر ضرورت میں پوری کروں گا۔ کیونکہ اس نے میری خاطر اپنی ضرورتوں کو نظر انداز کر کے میرے حضور کچھ مالی قربانی پیش کی ہے۔ خدا سے زیادہ شکر گزار اور نہیں ہے۔ اسی لئے اس کا نام شکور رکھا ہے..........

آپ خدا تعالیٰ کے ساتھ تعلقات کے مضمون پر مزید غور کیا کریں اور آپ کی مالی قربانی آپ کو وہ کچھ عطا کر جائے جسے دنیا کی ساری دولتیں بھی خرید نہ سکتی ہوں۔ ایک شخص چند کوڑی خدا کے حضور پیش کر دیتا ہے ایک ہے جو چند لاکھ پیش کر دیتا ہے۔ لیکن خدا نہ تو چند کوڑی میں خریدا جا سکتا ہے نہ چند لاکھ روپے میں خریدا جا سکتا ہے تمام دنیا کی دولتیں خود اسی نے عطا کر رکھی ہیں۔ ساری دنیا کی دولتیں بھی اس کے حضور پیش کر دیں تو خدا خریدا نہیں جا سکتا۔ مگر یوسف تو سوت کی ایک اٹی پر بک گیا اور آج تک دنیا اس کے قصے سناتی ہے۔ لیکن یوسف کو خدا سے کیا نسبت ہے۔ خدا تو ایک اٹی سے کم رزق کے ایک دانے پر بھی بکنے کے لئے تیار بیٹھا ہے۔ اگر وہ محبت اور خلوص کے ساتھ اس کے حضور پیش کیا جائے۔ تو اپنی عظیم رفعت قربانیوں کو اس طرح ضائع نہ کریں۔

جب خدا کے نام پر آپ سے مانگا جائے تو خدا کو حاضر ناظر جان کر اپنے حالات پر غور کر کے اس سے تعلق بڑھانے کے لئے اس سے پیار کے رشتے قائم کرنے کے لئے پیش کیا کریں۔ پھر دیکھیں آپ کی تنگ دستیاں بھی دور ہونی شروع ہو جائیں گی اور آپ کے رزق میں غیر معمولی وسعت ملے گی۔ اور ایسی وسعت نہیں ملے گی جو آپ کے لئے ابتلاء لے کر آئے۔ ایسی وسعت ملے گی جو اللہ کی رحمتوں کی بدلیاں آپ کے لئے اٹھا لائے گی اور آپ ہمیشہ خدا کی رحمت کے سائباں تلے رہیں گے۔ آپ پر خدا کی برکتیں برسا کریں گی۔ آپ کی مصیبتیں کم ہوتی چلی جائیں گی۔ آپ کی راحت کے سامان بڑھتے چلے جائیں گے اور کچھ عرصہ کے بعد آپ اپنے آپ کو ایک محفوظ انسان سمجھیں گے۔ جہاں بھی رہیں گے وہ آپ کے لئے دارالامان ہوگا‘‘

(خطبہ جمعہ 27 دسمبر 1991ء برموقعہ جلسہ سالانہ قادیان)

مرسلہ ایڈیشنل وکیل المال اول تحریک جدید

پبلشر آغا سیف اللہ۔ پرنٹر قاضی منیر احمد مطبع ضیاء الاسلام پریس۔ مقام اشاعت دارالنصر غربی چناب نگر (ربوہ) قیمت تین روپے

مبشر احمد خالد صاحب

وقف جدید اور حضرت خلیفۃ المسیح الثالث

ارشادات - فرمودات - تحریکات اور خواہشات

اغراض و مقاصد

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث نے وقف جدید کے اغراض و مقاصد بیان کرتے ہوئے فرمایا:-

''امام کا کام تجویزیں جماعت کے سامنے رکھنا ہے اور ان تجویزوں کو عمل جامہ پہنانا جماعت کا کام ہے- حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کا دماغ ہر وقت سوچتا رہتا تھا- حضور نے کام کو خوش اسلوبی سے چلانے اور اسے آگے بڑھانے کے لئے نئے نئے خیالات جماعت کے سامنے رکھے اور جماعت کو انہیں عملی جامہ پہنانے کے لئے تیار کیا- جب حضور نے دیکھا کہ جماعت نے تعلیم و تربیت اور اشاعت کے ضمن میں اپنے فرض کو پورے طور پر انجام نہیں دیا تو حضور نے اس خیال کے پیش نظر کہ اگر میں پردہ پوشی کروں گا تو خدا بھی پردہ پوشی سے کام لے گا- جماعت کو اس کی غفلت پر تنبیہ کرنے کی بجائے وقف جدید کے نام سے ایک نئی تحریک چلا دی - اس کے بہت خوشکن نتائج ظاہر ہوئے- چنانچہ وقف جدید کے کارکن بہت اچھا کام کر رہے ہیں-''

(روزنامہ الفضل 16 / جنوری 1966ء)

ایک دوسرے موقع پر تحریک وقف جدید کے اغراض و مقاصد کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا:-

کم از کم ایک ہزار واقف ہونے چاہییں

''چونکہ وقف جدید شروع میں ہی حضور کی ذاتی نگرانی اور توجہ سے محروم ہو گئی اس لئے اس کا یہ نتیجہ ہوا کہ جو عظیم کام اس تحریک نے کرنا تھا- وہ پورا نہیں ہو سکا- اور اب اللہ تعالیٰ کی منشاء اور اشارہ سے میں نے وقف عارضی کی تحریک کو جاری کیا ہے- اور سینکڑوں مقامات پر واقفین عارضی کے وفود پہنچے اور انہوں نے مرکز میں اپنی رپورٹیں بھجوائیں تو پتہ چلا کہ وقف جدید کی تحریک کس غرض سے جاری کی گئی تھی- اور یہ کہ نگرانی میں غفلت کے نتیجہ میں کس قدر نقصان اٹھانا پڑا ہے کیونکہ سینکڑوں جماعتیں اس وقت ایسی ہیں کہ جہاں تربیت کے لحاظ سے بہت کمزوری اور کمی اور نقص پایا جاتا ہے- اور ان کی طرف فوری توجہ دینا ضروری ہے ......وقف عارضی کے وفود کی رپورٹوں کے نتیجہ میں بعض ایسی جماعتیں بھی میرے علم میں آئیں جہاں ایک شخص بھی ایسا موجود نہیں جو آگے کھڑا ہو کر نماز باجماعت پڑھا سکے- ایک جماعت کے متعلق وفد نے بتایا ہے کہ پہلے وہاں پڑھے لکھے لوگ بھی موجود تھے (بعض مقامات پر (رفقاء) حضرت مسیح موعود میں سے بعض بزرگ موجود تھے) جو تربیت کی طرف کافی توجہ دیتے رہے- لیکن بعد میں یوں ہوا کہ جو (رفقاء) تھے وہ تو وفات پا گئے اور جو پڑھے لکھے لوگ تھے وہ اپنی نوکریوں کے سلسلہ میں گاؤں سے باہر چلے گئے- اور اب اس جماعت میں ایک بھی ایسا آدمی موجود نہیں جو نماز باجماعت پڑھا سکے اور امام بن سکے کیونکہ اس جماعت کے کسی آدمی کو قرآن کریم کی چھوٹی چھوٹی سورتیں بھی یاد نہیں- نہ انہیں سورۃ فاتحہ آتی ہے- نہ دوسری دعائیں آتی ہیں نماز سے وہ بالکل بے بہرہ ہیں- قرآن کریم کا وہ علم نہیں رکھتے اور اس طرح وہ جماعت جو ایک وقت میں کافی متحد کافی ___ قربانی دینے والی خداتعالیٰ کے لئے غیرت رکھنے والی اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ محبت اور پیار رکھنے والی تھی آج اس حالت میں ہے کہ اگر اس کو فوراً نہ سنبھالا گیا تو حقیقتاً وہ ہلاکت اور موت کا منہ دیکھے گی- پس علاوہ اور بہت سے مقاصد کے اس مقصد کے لئے بھی وقف جدید کو جاری کیا گیا تھا- لیکن یہ جیسا کہ میں نے بتایا ہے حضور بیمار ہو گئے اور اس طرف ذاتی توجہ نہ دے سکے نتیجہ یہ ہوا کہ وقف جدید ابھی تک اپنے پاؤں پر کھڑی نہیں ہوئی- اس کے لئے ہمارے پاس کم از کم ایک ہزار واقف ہونے چاہییں-''

(روزنامہ الفضل مورخہ 11 فروری 1968ء)

وقف جدید کا کام دینی آداب سکھانا ہے

حضور نے وقف جدید کے اغراض و مقاصد میں ایک بڑا مقصد لوگوں کو آداب سکھانا بیان فرمایا چنانچہ اس ضمن میں آپ نے فرمایا کہ :-

''دینی آداب کا سیکھنا بہت ضروری ہے- وقف جدید والوں کا کام آداب سکھانا ہے- وقف جدید کا ایک معلم مسائل بھی سکھاتا ہے اور اسے سکھانے بھی چاہئیں لیکن اس کا اصل اور بنیادی کام لوگوں کو دینی آداب سکھا کر انہیں ان کا پابند بنانا ہے .... دینی آداب اور دینی اخلاق اختیار کرنے میں سب سے بڑی روک بدعات' بدعادات' بد رسوم اور سیئات ہی ہوتی ہیں- معلمین وقف جدید کا یہ بھی فرض ہے کہ وہ ان تمام برائیوں کو دور کریں تا کہ وہ دینی آداب اور دینی اخلاق کا لوگوں کو پابند بنانے میں کامیاب ہو سکیں-''

(الفضل 7 / جنوری 1980ء)

نیز فرمایا:-

''وقف جدید انجمن احمدیہ پاکستان کے قیام کا بڑا مقصد دیہات میں بسنے والے احمدیوں کی تعلیم و تربیت تھا اور ہے-''

(الفضل 5 / جنوری 1982ء)

وقف جدید کی اہمیت

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث نے اپنے خطبہ جمعہ فرمودہ 7 / اکتوبر 1966ء بمقام ربوہ وقف جدید کی اہمیت اور افادیت کی طرف توجہ دلاتے ہوئے فرمایا کہ :-

''بہرحال اس وقت حضرت مصلح موعود کو یہ نظر آ رہا تھا کہ ضرورت اس بات کی ہے کہ ہر جماعت میں کم از کم ایک معلم ضرور بٹھا دیا جائے- لیکن چونکہ حضور ایک لمبا عرصہ علیل رہے اور اس عرصہ میں جماعت حضور کے خطبات سے محروم رہی اور چونکہ جب تک انسان کو بار بار جگایا نہ جاتا رہے انسان عادتاً کمزوری کی طرف مائل ہو جاتا ہے- اس لئے وقف جدید کی اہمیت اور افادیت آہستہ آہستہ جماعت کے افراد کی نظروں سے اوجھل ہوتی چلی گئی اور اس تحریک کا وہ نتیجہ نہ نکلا جو میرے نزدیک نو سالوں میں نکلنا چاہئے تھا اور اس کی ذمہ داری ساری جماعت پر بحیثیت جماعت ذمہ داری عائد ہوتی ہے-''

(الفضل 13 / اکتوبر 1966ء)

ہم سے ایک بڑا گناہ سرزد ہوا ہے

حضور نے اپنے خطبہ جمعہ فرمودہ 30 / دسمبر 1966ء میں وقف جدید کی ضرورت و اہمیت اور افادیت کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ :-

''جو رپورٹیں سینکڑوں جماعتوں میں وقف عارضی کے واقفین نے کام کرنے کے بعد ہمیں دیں ان میں اس بات پر زور دیا گیا ہے کہ جماعتوں میں وقف جدید کے معلمین کی اشد ضرورت ہے- تو جو چیز چھپی ہوئی تھی اور وقف جدید کی جو اہمیت ہماری نظروں سے اوجھل تھی- وقف عارضی کے واقفین کی رپورٹوں سے ہماری آنکھوں کے سامنے آ گئی اور ہم میں احساس پیدا ہوا کہ ہم سے ایک بڑا گناہ سرزد ہوا ہے- کہ ہم نے اپنے امام کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے وقف جدید کے مطالبات پورا کرنے میں اتنی کوشش اور محنت نہیں کی جتنی کہ کرنی چاہئے تھی اور اس کا نتیجہ یہ ہے کہ جو مقصد وقف جدید کے قیام کا تھا وہ پوری طرح حاصل نہیں کیا جا سکا......وقف جدید کی تنظیم جماعت کی تربیت کے لئے بڑی اہم تنظیم ہے- اس کی اہمیت کو پوری طرح ابھی تک جماعت نے نہیں سمجھا کیونکہ اگر سمجھتے تو اس سے وہ بے اعتنائی نہ برتتے جو آج برت رہے ہیں-''

(الفضل مورخہ 4 / جنوری 1967ء)

ایک اور موقع پر فرمایا کہ :-

''وقف جدید کی انجمن گو نسبتاً چھوٹی انجمن ہے لیکن ہے بہت ضروری- اور یہ بہت اچھا اور مفید کام کر رہی ہے لیکن اس کی افادیت کے پیش نظر اس میں وسعت پیدا کرنی ضروری ہے- جماعتوں کے احباب کو کام کرنے والے معلمین کی تعداد بھی بڑھانی چاہئے اور وقف جدید کے بجٹ کو بھی بڑھانا ہے-''

(الفضل 6 / جنوری 1979ء)

وقف جدید اور احمدی ماؤں کی ذمہ داریاں

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث نے احمدی عورتوں سے اپنے بچوں کو چندہ وقف جدید میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے کی تربیت کرنے کی طرف توجہ دلاتے ہوئے فرمایا کہ :

''اپنے بچوں کو وقف جدید میں اٹھنی ماہوار دینے کی طرف بھی توجہ دلائیں- بہتر یہی ہے کہ جو خرچ آپ انہیں دیں- انہیں اس طرف متوجہ کریں اور مائل کریں اور اس کے لئے تیار کریں کہ وہ اپنے جیب خرچ میں سے اٹھنی ماہوار وقف جدید کے چندہ میں دیا کریں......... اگر آپ اپنے بچوں کو اس قسم کی تربیت دے دیں گی تو ایک طرف تو جماعت کی ضرورتیں پوری ہوتی جائیں گی اور دوسری طرف اللہ تعالیٰ کی مزید رحمتوں اور فضلوں اور برکتوں کی آپ وارث ہوں گی اور پھر اپنے بچوں کی دینی لحاظ سے بھی اچھی تربیت ہو جائے گی- یہ بچے اس دنیا میں آپ کے لئے ایک ایسی زمین اور ایسا آسمان پیدا کریں گے کہ جن میں جب آپ زندگی گزاریں گی تو آپ کہہ سکیں گی کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سچ کہا ہے کہ اگر تم چاہو تو ایسی زندگی گزار سکتی ہو کہ تمہارے قدم ہمیشہ جنت میں رہیں گے- وہ جہنم کی طرف بڑھنے والے نہ ہوں-''

(الفضل مورخہ 11 / فروری 1968ء)

ماؤں کو اپنے بچے وقف کرنے کی تحریک

حضور نے احمدی عورتوں کو اپنے بچے وقف جدید کے لئے وقف کرنے کی تحریک کرتے ہوئے فرمایا کہ :-

''اگر آپ نے اس طرف توجہ نہ کی اور اپنے بچوں کو وقف جدید کے میدان میں زندگیاں وقف کرنے کی تحریک نہ کی تو یہ اہم اور ضروری تحریک ناکامی کا منہ دیکھے گی- خدا نہ کرے اللہ تعالیٰ نے آج تک ہمیں ناکامیوں کے منہ سے بچایا ہے اور میں یقین رکھتا

ہوں کہ وہ اس موقع پر بھی ہمیں ناکامیوں سے بچائے گا- لیکن پھر وہ کوئی اور مائیں ہوں گی جن کے گودوں کے پالے آئیں گے اور وقف جدید کو سنبھالیں گے اور آپ بہنیں اس سے محروم ہو جائیں گی- پس اس طرف لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کو بھی اور ہر احمدی بہن کو بھی ذاتی طور پر توجہ دینی چاہئے-''

(الفضل مورخہ 11رفروری 1968ء)

بچوں کے ذہنوں میں اہمیت بٹھانے کی ضرورت

'' اگر تمام احمدی بچے جو آپ کی گودوں میں پلتے ہیں تمام احمدی بچے جن کی تربیت کی ذمہ داری آپ پر ہے اس طرف متوجہ ہوں اگر آپ ان کی ذہنی تربیت اس رنگ میں کر دیں کہ وہ کم از کم اٹھنی ماہوار خدا کی راہ میں وقف جدید کے کاموں کے لئے خود جماعت کو پیش کریں تو میں سمجھتا ہوں کہ وقف جدید کا سارا بجٹ ان بچوں کے چندوں سے پورا ہو سکتا ہے- لیکن اس طرف پوری توجہ کی ضرورت ہے اور بچوں کے ذہنوں میں اس کام کی اہمیت بٹھانے کی ضرورت ہے اور بچوں کے ذہنوں میں آپ وقف جدید کی اہمیت بٹھا نہیں سکتیں جب تک خود آپ کے ذہن میں وقف جدید کی اہمیت نہ بیٹھی ہو-''

(الفضل مورخہ 11 فروری 1968ء)

وقف جدید اور احمدی بچے

حضور نے 7راکتوبر 1966ء کو خطبہ جمعہ میں دفتر اطفال کا اعلان فرمایا اور پندرہ سال تک کی عمر کے لڑکے اور لڑکیوں کو اس میں شامل ہونے کی ہدایت فرمائی- اس موقع پر آپ نے فرمایا:-

'' میں آج احمدی بچوں (لڑکوں اور لڑکیوں) سے اپیل کرتا ہوں کہ اے خدا اور اس کے رسول کے بچو! اٹھو اور آگے بڑھو اور تمہارے بڑوں کی غفلت کے نتیجہ میں وقف جدید کے کام میں جو رخنہ پڑ گیا ہے- اسے پر کر دو اور اس کمزوری کو دور کر دو جو اس تحریک کے کام میں واقع ہو گئی ہے- کل سے میں اسی مسئلہ پر سوچ رہا ہوں میرا دل چاہا کہ جس طرح ہماری بہنیں بعض (بیوت الذکر) کی تعمیر کے لئے چندہ جمع کرتی ہیں اور سارا ثواب مردوں سے چھین کر اپنی جھولیوں میں بھر لیتی ہیں وہ اپنے باپوں اور اپنے بھائیوں اپنے خاوندوں اپنے دوسرے رشتہ داروں یا دوسرے احمدی بھائیوں کو اس بات سے محروم کر دیتی ہیں کہ اس (بیت الذکر) کی تعمیر میں مالی قربانی کر کے ثواب حاصل کر سکیں- اسی طرح اگر خدا تعالیٰ بچوں کو توفیق دے تو جماعت احمدیہ کے بچے وقف جدید کا سارا بوجھ اٹھا لیں-''

(الفضل 13راکتوبر 1966ء)

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کی ایک خواہش

حضور نے اپنے خطبہ جمعہ فرمودہ 4رنومبر 1966ء بمقام ربوہ میں وقف جدید سے متعلق اپنی ایک خواہش کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا:-

'' ہمارے لئے یہ ضروری ہے کہ نئی نسلوں کو بھی قربانیوں کی ان راہوں پر چلنے کی عادت ڈالیں- اس لئے میں نے اس خواہش کا اظہار کیا تھا کہ وقف جدید کا مالی بوجھ اگر ہمارے بچے اور بچیاں جن کی عمر پندرہ سال سے کم ہے اٹھا لیں تو جماعت کے ارفع مقام کا بھی مظاہرہ ہو گا کہ جماعت کے بچے بھی اس قسم کی قربانیاں دیتے ہیں کہ اس پوری تحریک کا مالی بوجھ انہوں نے اٹھا لیا ہے- اور خود ان کے لئے بھی ثواب کا موجب ہو گا اور اگر اللہ تعالیٰ کی رضاء کے حصول کے لئے جو کام انہوں نے آئندہ کرنے ہیں اس کے لئے تربیت کا موقع بھی ملے گا-''

(الفضل 9رنومبر 1966ء)

اللہ تعالیٰ برکت ڈالے گا

حضور نے وقف جدید کے گیارہویں سال کے آغاز پر اپنے روح پرور پیغام میں فرمایا کہ:- ''میں نے اس خواہش کا اظہار کیا تھا اور یہ امید ظاہر کی تھی کہ اگر ہمارے اطفال اور ناصرات اپنی ذمہ داریوں کو سمجھیں اور ان کے والدین اپنے بچوں کی ذمہ داریوں کو سمجھیں اور ان کی برکت کے سامان پیدا کرنا چاہیں تو جو چھوٹے بچے ابھی ناسمجھ ہیں ان کی طرف سے بھی وقف جدید کے چھ روپے دیں تو اللہ تعالیٰ برکت ڈالے گا- جماعت کو چاہئے کہ وہ اس کی اہمیت کو بھی سمجھے اور اپنے بچوں کو ابھی سے خدا کی راہ میں خرچ کرنے کی عادت ڈالیں-''

(الفضل 10رنومبر 1967ء)

مفت کا ثواب

حضور نے احمدی بچوں کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا کہ:-

'' اے احمدیت کے عزیز بچو! اٹھو- اور اپنے ماں باپ کے پیچھے پڑ جاؤ- اور ان سے کہو کہ ہمیں مفت میں ثواب مل رہا ہے- آپ ہمیں اس سے کیوں محروم کر رہے ہیں آپ ہمیں ایک اٹھنی ماہوار دیں کہ ہم اس فوج میں شامل ہو جائیں جس کے متعلق اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے اور دلائل و براہین اور قربانی اور ایثار اور فدائیت اور صدق و صفا کے ذریعہ دین حق کو باقی تمام ادیان پر غالب کرے گی- تم اپنی زندگی میں ثواب لوٹتے رہے ہو اور ہم بچے اس سے محروم رہے ہیں- آج ثواب حاصل کرنے کا ایک دروازہ ہمارے لئے کھولا گیا ہے اس میں چند پیسے دو کہ ہم اس دروازہ میں داخل ہو کر ثواب حاصل کریں اور خدا تعالیٰ کی فوج کے ننھے منے سپاہی بن جائیں- اللہ تعالیٰ آپ سب کو اس کی توفیق عطا کرے- (آمین)

(الفضل 12 اکتوبر 1966ء)

وقف جدید کیلئے واقفین کی تحریک

حضور نے اپنے خطبہ جمعہ فرمودہ 7 اکتوبر 1966ء کو وقف جدید کے لئے واقفین کی ضروریات کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ:-

'' جماعت پکار رہی ہے کہ اگر چاہتے ہو کہ ہم میں احمدیت قائم رہے تو ہمیں مستقل واقف دو- وقف عارضی والے آپ سے بار بار مطالبہ کر رہے ہیں کہ جماعتوں میں واقفین بھیجے جائیں جماعت کو کہہ رہے ہیں کہ ان واقفین کو سنبھالنے کے لئے جس قدر رقم کی ضرورت ہے وہ مہیا کرے لیکن آپ نے اس طرف کوئی توجہ نہیں کی اور یہ بڑا ظلم ہے- اسلئے میں ضروری سمجھتا ہوں کہ آپ سب کو جگاؤں اور بیدار کروں اور اس تحریک کی اہمیت آپ کے ذہن نشین کرانے کے بعد آپ سے مطالبہ کروں کہ آئندہ سال مجھے کم از کم سو نئے واقفین چاہئیں-''

(الفضل 12راکتوبر 1966ء)

جماعتوں کی طرف سے معلمین کا مطالبہ

حضور نے جماعتوں کی طرف سے کثرت سے معلمین وقف جدید کے مطالبہ کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ:-

'' جماعتیں معلمین کا تو مطالبہ کرتی ہیں اور یہ بھی چاہتی ہیں کہ ان کے ہاں جو معلم مقرر کیا جائے اسے واپس نہ بلایا جائے لیکن حسب ضرورت ایسے افراد مہیا نہیں کرتیں جنہیں بحیثیت معلم تربیت دے کر جماعتوں میں مقرر کیا جا سکے- جبکہ معلموں کی تعداد کم ہے اور جماعتوں کی تعداد زیادہ ہے- اور خدا تعالیٰ کے فضل سے اس میں اضافہ ہو رہا ہے تو پھر فی الوقت جماعتوں میں کچھ عرصہ کے لئے ہی معلم مقرر کیا جا سکتا ہے........ تربیت کے کام کی بنیادی اہمیت اور اس کی بڑھتی ہوئی وسعت کے پیش نظر ضروری ہے کہ جماعتیں زیادہ سے زیادہ تعداد میں ایسے افراد مہیا کریں جنہیں ٹریننگ دے کر بطور معلم مقرر کیا جا سکے پھر کام کی وسعت کے پیش نظر جتنی رقم کی ضرورت ہے وقف جدید کے چندہ میں اضافہ کر کے وہ بھی مہیا کریں-''

(الفضل 7رجنوری 1980ء)

تڑپ والے واقفین چاہئیں

حضور نے وقف جدید کے لئے جن خصوصیات کے حامل واقفین چاہئیں ان کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ:-

'' جتنے روپے کی ہمیں ضرورت ہے وہ مہیا کریں اور بطور معلمین جتنے آدمیوں کی ہمیں ضرورت ہے ہمیں دیں اور مخلص واقف ہمیں دیں خدا تعالیٰ کی محبت رکھنے والے اور اس کی خاطر تکالیف برداشت کرنے والے اس کے عشق میں سرشار ہو کر اس کے نام کو بلند کرنے والے مسیح موعود پر حقیقی ایمان لانے کے بعد اور آپ کے مقام کو پوری طرح سمجھنے کے بعد جو احمدی اس روحانی مقام تک پہنچیں جس مقام تک حضرت مسیح موعود لے جانا چاہتے تھے اس تڑپ والے واقفین ہمیں وقف جدید میں چاہئیں-''

(الفضل 4رجنوری 1967ء)

وقف جدید کی برکات

حضور نے وقف جدید کی برکات اور نتائج کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ:-

'' وقف جدید ابھی آٹھ سالہ بچہ ہی ہے- مگر اس قلیل عرصہ میں بھی بہت بابرکت تحریک ثابت ہوئی ہے- وقف جدید کے ماتحت جہاں جہاں بھی کام شروع کیا گیا ہے بہت مفید نتائج نکلے ہیں- لیکن بہت سی جماعتیں ایسی ہیں جہاں کام کرنا ابھی باقی ہے- جس کے لئے مخلصانہ دعاؤں سے بھرپور جدوجہد کی ضرورت ہے-''

(الفضل 6 جنوری 1966ء)

وعدہ جات میں اضافہ کرنے کی تحریک

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث نے اپنے بصیرت افروز پیغام فرمودہ 23راپریل 1966ء میں وقف جدید کے وعدہ جات میں حتی الوسع اضافہ کرنے کی تحریک کرتے ہوئے فرمایا کہ:-

'' ہر وہ دوست جو وقف جدید کی تحریک میں حصہ لے رہا ہے اپنا چندہ وقف جدید اس سال حتی الوسع دوگنا کر دے-''

(مجموعہ خطبات وقف جدید ص 107)

وقف جدید کے گیارہویں سال کے آغاز پر روح پرور پیغام دیتے ہوئے فرمایا:-

'' پس آگے بڑھیں اور وقف جدید کے نئے سال کے وعدے بڑھ چڑھ کر پیش کریں اور جو دوست ابھی تک اس مالی جہاد میں شامل نہیں ہوئے ان کو چاہئے کہ حضرت المصلح الموعود کا وہ ارشاد جو حضور نے وقف جدید کے بارہ میں فرمایا تھا کہ خواہ مجھے اپنے مکان بیچنے پڑیں- میں اس مقصد کو بہرحال پورا کروں گا اپنے سامنے رکھیں-''

(مجموعہ خطبات وقف جدید ص 160-161)

رحمت کا ایک دروازہ

حضور نے اپنے خطبہ جمعہ فرمودہ 30ردسمبر 1966ء میں وقف جدید کی برکات کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ:-

'' خدا تعالیٰ کی رحمت کے بہت سے دروازوں میں سے ایک رحمت کا دروازہ جو ہم پر کھولا گیا ہے وہ وقف جدید کا دروازہ ہے- اس نظام کے ذریعہ حضرت مصلح موعود نے ہمارے لئے نیکیاں کرنے اور رحمتیں کمانے کا سامان پیدا کر دیا ہے-''

(الفضل 4رجنوری 1967ء)

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہر احمدی کو وقف جدید کے بارے میں حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کی تحریکات- خواہشات- ارشادات اور فرمودات کے مطابق تحریک وقف جدید جیسی بابرکت تحریک میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے اور اسے کامیاب بنانے میں اپنا اپنا کردار ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائے- (آمین)

مکرم بشیر الدین کمال صاحب

علم کی ضرورت اور اہمیت

علم کے معنی جاننے اور سیکھنے کے ہیں۔ جب تک کسی چیز کے بارہ میں علم نہ ہو اس وقت تک عمل بھی ناممکن ہے اور نہ ہی وہ مقاصد پورے ہو سکتے ہیں جن کے لئے عمل کیا جائے۔ مثلاً کسی آدمی نے کسی گاؤں میں کسی آدمی کو ملنے جانا ہے۔ تو جب تک اس گاؤں کا علم اور اس گاؤں کو جانے کے راستہ کا علم اور پھر اس آدمی کا علم نہ ہوگا اس وقت تک نہ تو وہ اس گاؤں تک جا سکے گا اور نہ ہی وہ اس آدمی کو مل سکے گا اور نہ ہی وہ مقاصد حاصل کر سکے گا جن مقاصد کے لئے اس نے اس آدمی کو ملنا ہے۔ اسی طرح پر جب تک انسان کو خدا تعالیٰ تک پہنچنے یا اس کو پانے کا علم نہ ہو وہ اس وقت تک خدا تعالیٰ کو پا بھی نہیں سکتا اور نہ ہی وہ اس تک پہنچ سکتا ہے۔ اور نہ ہی وہ اپنے اس دنیا میں آنے کے مقصد کو پا سکتا ہے۔ اور نہ ہی وہ سمجھ سکتا ہے کہ تمام ادیان کا مرکزی نقطہ خدا تعالیٰ کی محبت اور اس کی رضا ہے اور یہی جنت ہے اور یہ تبھی ممکن ہے۔ جب اس کی محبت اور اس کی رضا کو پانے کا علم ہو۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''جو شخص علم کی راہ پہ چلتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کے لئے جنت کی راہ آسان کر دیتا ہے۔''

خدا تعالیٰ نے جہاں کائنات اور اس میں رہنے والوں کو پیدا کیا ہے وہاں ان کے علم سکھانے کے سامان بھی پیدا کر دیئے۔ جیسے خدا تعالیٰ فرماتا ہے۔ ''اپنے رب کا نام لے کر پڑھ جس نے (سب اشیاء) کو پیدا کیا''۔

سورۃ علق آیت 2

پھر فرمایا ''وہ رب جس نے قلم کے ساتھ علم سکھایا (سورۃ علق آیت 5)

اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے۔ کہ ''پڑھنے'' کا ''پیدا'' کرنے سے کیا تعلق۔ سو عرض ہے۔ کہ جہاں اللہ تعالیٰ نے انسان، حیوان اور چرند پرند کو پیدا کیا۔ وہاں ان کے جاننے اور سیکھنے کے ساتھ ہی سامان بھی پیدا کر دیے۔

2- ان کے جاننے اور سیکھنے کے لئے کامل علم کو پیدا کیا۔

3- نہ صرف کامل علم کو پیدا کیا بلکہ اس کامل علم کو سکھانے اور پڑھانے کے لئے کامل انسان کو پیدا کیا جس کے بغیر کامل علم پڑھا ہی نہیں جا سکتا۔ اسی لئے تو اس کے بارہ میں فرمایا ''کہ وہ نہ صرف (کامل) کتاب پڑھاتا ہے۔ بلکہ اس کی حکمتیں اور معرفتیں بھی سکھاتا ہے۔ اور وہی سب کا استاد ہے۔ اسی لئے تو حضرت مسیح موعود نے فرمایا:

مگر استاد را نامے ندانم
کہ خواندم در دبستان محمد

4- پیدائش کے ساتھ ہی علم کے حاصل کرنے اور سیکھنے کا عمل شروع ہو جاتا ہے۔ اور جب شعور کی حالت میں پہنچتا ہے۔ تو پھر اس پر عمل کرنا شروع کر دیتا ہے۔

5- وہ کامل علم ایسا علم ہے۔ جو تمام علوم کا منبع ہے۔ اور جس سے تمام علوم نکلتے ہیں اور ہر زمانے کی ضروریات کو پورا کرتے ہیں۔

پس جہاں اللہ تعالیٰ نے کائنات اور کائنات کے اندر تمام اشیاء کو پیدا کیا وہاں ان کے لئے علم سیکھنے کے لئے علم کو پیدا کیا اور علم سکھانے کے لئے کامل انسان کو پیدا کیا تا کہ انسان عمل کر کے اپنے پیدا کرنے والے کو پا سکے۔ اسی لئے خدا تعالیٰ نے جہاں ''اقرء'' فرمایا وہاں ''خلق'' بھی فرما دیا۔

جب بچہ پیدا ہوتا ہے۔ اس کی پیدائش کے ساتھ ہی اللہ تعالیٰ نے اس کے جاننے اور اس کے سیکھنے کے انتظام بھی فرما دیئے۔ اور سب سے پہلا اور نزدیکی انتظام اس کی ماں کی صورت میں فرما دیا۔ اگر آپ کائنات میں غور کریں تو دیکھیں کہ حیوانات اور چرند پرند کی پیدائش کے ساتھ ہی ان کی مائیں سکھانا اور پڑھانا شروع کر دیتی ہیں۔ جانور حیوانات کو خدا تعالیٰ نے ان کی زبان میں سکھا پڑھا دیا۔ کہ انہوں نے کس طرح خدا تعالیٰ کی حمد کرنی ہے۔ اور وہ سب اپنی اپنی زبانوں میں اور اپنے اپنے طریق پر خدا تعالیٰ کی حمد کرتے ہیں۔ دیکھیں گھوڑا ہے۔ شیر ہے۔ گائے بھینسیں غرضیکہ دیگر حیوانات جب ان کو سکھایا اور سدھایا جاتا ہے۔ نہ صرف وہ خدا کی حمد کرتے ہیں بلکہ خدا کے حکم کے تابع ہو کر بنی نوع انسان کی خدمت میں لگ جاتے ہیں اور لگے ہوئے ہیں۔ اور انسان سے محبت کرنے لگ جاتے ہیں بلکہ اس حد تک محبت کرتے ہیں کہ وہ اس کی حفاظت بھی کرتے ہیں۔ اور اس کا حکم بھی مانتے ہیں۔

جس طرح کامل انسان پر کامل علم آہستہ آہستہ نازل ہوا اور اس پر عمل ہوتا رہا اس سے خدا تعالیٰ کا یہ بھی منشاء ظاہر ہوتا ہے کہ علم یا علوم یکدم نہیں سیکھے جاتے ہیں اور آہستہ آہستہ سیکھنے چاہئیں تا کہ وہ ساتھ ساتھ ہی ذہن نشین بھی ہونے چاہئیں۔

گزشتہ تاریخ سے ہمیں یہ پتہ ملتا ہے۔ کہ قومیں جب بھی گمراہ ہوئیں وہ کم علمی کی بنا پر ہوئیں یا اس بنا پر کہ انہوں نے اپنے مذہبی علوم سیکھنے کی طرف کم توجہ دی یا وقت کے ساتھ ساتھ وہ بھول گئیں اور صرف انہوں نے اپنے علماء پر تکیہ کر لیا کہ یہ لوگ جو کچھ کہتے ہیں اور کرتے ہیں سب ٹھیک ہے۔ حالانکہ ان علماء نے وقت کے ساتھ ساتھ اپنی طرف سے بعض باتیں شریعت میں داخل کر لیں جس کی وجہ سے تحریف وتبدیل کا دروازہ کھل گیا۔ اسی وجہ سے بعض گزشتہ کتابیں آپ کو محرف و مبدل صورت میں ملیں گی۔ اور بعض کے ایسے معانی بھی کئے گئے جن کی وجہ سے شریعت پر زد پڑتی دکھائی دی۔ جب خدا تعالیٰ کی طرف سے ان تبدیل شدہ مذاہب کی اصلاح کے لئے مامور آئے تو سب سے پہلے علماء ہی نے ان کی مخالفت کی۔ چونکہ عوام الناس کا زیادہ تکیہ ان علماء ہی پر ہوتا ہے وہ سمجھتے ہیں کہ چونکہ یہ لوگ ہمارے رہبر ہیں اس لئے یہ ٹھیک کہتے ہیں۔ اس واسطے وہ بھی ان علماء کے ساتھ مل کر ان کی مخالفت پر کمر بستہ ہو جاتے ہیں۔ اب یہ علماء کا فرض ہے۔ کہ وہ ان کی صحیح راہنمائی کریں۔ ہاں جو لوگ خود علم حاصل کرنے کی سعی کرتے ہیں اور علم حاصل کرتے ہیں اصل حقیقت ان پر آشکار ہو جاتی ہے۔ اور وہ وقت کے مامور کو پہچان لیتے ہیں۔

جیسا کہ اوپر گزارش کی گئی ہے کہ کامل علم جس طرح آہستہ آہستہ نازل ہوا اور وہ ذہنوں میں محفوظ ہوتا رہا۔ اس سے خدا تعالیٰ کا یہ بھی منشاء معلوم ہوتا ہے۔ کہ کوئی علم یا علوم یکدم نہیں سیکھے جاتے۔ بلکہ آہستہ آہستہ سیکھنے چاہئیں۔ جب بچہ سکول جانا شروع کرتا ہے۔ تو پہلے پہل اس کو قاعدہ ہی پڑھاتے ہیں اور ساتھ ساتھ تھوڑی گنتی۔ جوں جوں وہ اوپر کی جماعتوں میں ترقی کرتا چلا جاتا ہے۔ اس کے مضامین اور اس کی کتابیں اس کی استعداد کے مطابق بڑھائی چلی جاتی ہیں اور وہ علوم کے سیکھنے میں ترقی کرتا چلا جاتا ہے۔ اس کے مقابل پر اگر یکدم اس کو کئی علوم سے بہرہ مند کرنے کی کوشش کی جائے تو ایک تو وہ اس کو بوجھ خیال کرے گا اور دوسرے وہ دلچسپی بھی نہ لے گا۔ اگر مجبوراً کرے گا تو اتنا لائق بھی نہ ہوگا۔ پہلے زمانہ میں یعنی 1930ء میں پہلی جماعت میں صرف ایک اردو کا قاعدہ اور تھوڑی بہت گنتی پڑھاتے تھے۔ پھر اگلی کلاس میں ہلکا سا حساب اور اردو اور آہستہ آہستہ نصاب بڑھایا جاتا تھا۔ اس طرح بچہ کی جوں جوں استعدادیں ترقی کرتی جاتیں وہ علوم کے سیکھنے میں بھی ترقی کرتا چلا جاتا اور مقابلۃً آج کے دور کی نسبت زیادہ قابلیت کے لوگ ہوئے۔ اسی دور نے تو حضرت چوہدری محمد ظفر اللہ خاں صاحب محترم ڈاکٹر عبدالسلام صاحب اور حضرت صاحبزادہ مرزا مظفر احمد صاحب جیسے لوگ پیدا کئے۔

یہ وہ لوگ تھے (اور بھی ہیں) جنہوں نے اپنے علم کو اپنے ملک کی ترقی اور خدمت کے لئے خوب وقف کیا اور یہ وہ لوگ تھے جنہوں نے ''ٹاٹوں'' پر بیٹھ کر علم حاصل کیا اور ترقی کی ان لوگوں پر پہلی جماعت سے ہی کتابوں کا بوجھ نہیں لادا گیا تھا۔ لیکن آج کے دور میں بچہ پڑھنے کی بجائے بستہ اٹھانے کی فکر میں رہتا ہے۔

لیکن اب تعلیمی پالیسی بنانے والے اس نتیجہ پر پہنچ چکے ہیں کہ پہلی جماعت سے ہی زیادہ مضامین پڑھانے سے زیادہ لیاقت نہیں پیدا ہو جاتی۔ لہذا وہ پہلا طریق ہی درست تھا جس میں آہستہ آہستہ بچہ اپنی استعدادوں کی ترقی کے ساتھ ساتھ مضامین کے سیکھنے میں بھی ترقی کرتا جاتا ہے۔

دعا ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ ہمیں اپنے فضل وکرم سے علم حاصل کرنے اور اس سے صحیح معنوں میں فیضیاب ہونے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

دعوت الی اللہ کی برکت سے نئی زندگی

مکرم امداد الرحمٰن صدیقی صاحب مربی سلسلہ۔ بنگلہ دیش

حضرت مولانا نذیر احمد صاحب مبشر مرحوم و مغفور لمبے عرصے تک مغربی افریقہ میں انچارج مربی کے طور پر قابل قدر خدمات سرانجام دیتے رہے۔ بعد میں مرکز میں بہت معزز عہدوں پر فائز رہے۔

خاکسار محترم مولانا نذیر احمد صاحب مبشر سے بہت ملتا رہا۔ ایک دفعہ ہمارے بھائی مکرم نسیم احمد صاحب باجوہ مربی سلسلہ برطانیہ نے اپنے ہاں محترم مولانا نذیر احمد صاحب مبشر کو کھانے پر مدعو کیا۔ اس عاجز کو بھی شامل ہونے کا موقع دیا۔ اس زمانہ میں نسیم احمد صاحب باجوہ ابھی جامعہ احمدیہ کے آخری سالوں میں تھے۔ اور رحمت بازار میں بیت ناصر کے سامنے مین روڈ پر ایک مکان میں کرایہ پر رہتے تھے۔

اس موقع پر مکرم باجوہ صاحب نے محترم مولانا موصوف سے درخواست کی کہ وہ اپنے ساتھ پیش آنے والے کچھ واقعات سنائیں۔ جو واقعات محترم مولانا موصوف نے سنائے ان میں ایک واقعہ مجھے خوب یاد ہے۔

پہلی دفعہ جب مولانا افریقہ کے لئے جا رہے تھے ان کے ساتھ اور دو بزرگ مربیان بھی تھے۔ افسوس ہے کہ ان کا نام بھول گیا ہوں۔ جو مولانا نذیر احمد صاحب مبشر سے سینئر تھے۔ بحری جہاز میں سفر کے دوران جہاز طوفان میں گھر گیا۔ کپتان نے اعلان کیا کہ سب جہاز کے نچلے حصے میں جمع ہو جائیں اور دعائیں کرتے رہیں۔ جہاز کو شدید خطرہ درپیش ہے۔ جہاز غرق ہونے کو ہے۔ معاملہ ہمارے ہاتھ سے نکل چکا ہے۔ مولانا موصوف نے ہمیں بتایا کہ ہم تینوں مربیان جہاز کے اوپر چلے گئے جہاں جانا منع تھا۔ کیونکہ سب سے پہلے خطرہ ان کو پیش آتا ہے جو اوپر چھت پر ہوتے ہیں۔ تینوں بزرگ ہاتھ اٹھا کر دعا میں مشغول ہو گئے۔ انہوں نے دعا کی کہ اے اللہ! ہمیں اپنی جان کی فکر نہیں۔ لیکن فکر صرف یہ ہے کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے بڑی مشکل سے سفر کے لئے ٹکٹ کا روپیہ مہیا فرمایا ہے۔ اب اگر ہم ڈوب گئے تو پھر دوبارہ روپیہ جمع کر کے مربیان کو بھجوانے میں کافی عرصہ لگ جائے گا اور اس طرح ان اقوام تک حضرت مسیح موعود کے پیغام پہنچنے میں بہت دیر ہو جائے گی یا اللہ! ہمارے جہاز کو ڈوبنے نہ دے تا کہ ہم مسیح موعود کا پیغام لے کر جلد پہنچ سکیں۔

مولانا نے بتایا کہ دعا کے دوران ہمیں اللہ تعالیٰ نے الہاماً تسلی دی کہ تم بچا لئے جاؤ گے بعدہ آہستہ آہستہ جہاز کو خطرہ ٹل گیا اور ہم بخیریت منزل مقصود کو پہنچ گئے۔ اس میں لطف کی بات یہ ہے کہ تینوں مربیان بیک وقت الہام سے مطلع ہوتے رہے۔

جمہوریہ جبوتی

محل وقوع: جبوتی کے شمال مشرق میں خلیج عدن، جنوب مشرق میں صومالیہ ہے اور باقی اطراف یعنی شمال، مغرب اور جنوب مغرب میں ایتھوپیا ہے۔ جبوتی جوکہ افریقہ میں آزاد ہونے والی انچاسویں ریاست ہے۔ 27جون 1977ء کو دنیا کے نقشہ پر آزاد مملکت کے طور پر ابھری۔ یہ افریقہ کے شمالاً غرباً کونے پر واقع ہے۔ جس کے سامنے عدن کی بندرگاہ ہے جو آبنائے باب المندب کی دوسری طرف واقع ہے۔ دراصل فرانسیسیوں نے اس جگہ پر قبضہ کیا اور صرف برطانیہ کی عدن میں قوت کو منتشر کرنے کے لئے ایسا کیا۔ جبوتی خلیج، تجورہ میں ایک عمدہ قدرتی بندرگاہ ہے جو ساحل پر ایک دوشاخہ گڑھا بناتی ہے۔ دوسرے حصے عدیس ابابا، جبوتی ریلوے لائن کے ساتھ ساتھ آباد ہیں جو ایک سو میل جبوتی میں ہیں۔ ان میں ''ہول ہول'' اور ''علی صبا'' بھی ہیں تاہم نصف آبادی جبوتی میں آباد ہے۔ لوگ برابر تعداد میں ''عفار'' اور اساس میں منقسم ہیں۔ دونوں ہی مسلمان ہیں اور دونوں ''کشتک'' بولنے والے لوگ ہیں۔ اول الذکر خانہ بدوش ہیں اور ایتھوپیا کی سرحد پر شمالی اونچے علاقوں میں مویشی پالتے ہیں اور ان پر گزر بسر کرتے ہیں۔ موخر الذکر شہری ہیں۔ جو جبوتی شہر میں اکثریت سے رہتے ہیں۔

رقبہ و آبادی: جمہوریہ جبوتی کا رقبہ 23000 مربع کلومیٹر ہے۔ 1996ء کے اعدادوشمار کے مطابق آبادی 610000 تھی۔

دارالحکومت اور بڑے شہر: جبوتی کا دارالحکومت شہر جبوتی ہی ہے۔ بربیرا اوبک اور دخیل بڑے شہر ہیں۔

کرنسی، زبان اور طرز حکومت: کرنسی جبوتی فرانک ہے۔ سرکاری زبان عربی ہے۔ فرانسیسی بھی وسیع پیمانے پر بولی جاتی ہے۔ طرز حکومت پارلیمانی جمہوریت ہے۔ مذہب اسلام ہے۔ جبوتی نے 27 جون 1977ء کو آزادی حاصل کی۔

درآمدات و برآمدات: روئی کی اشیاء، چینی، سیمنٹ، آٹا، ایندھن، تیل اور لمبی گاڑیاں درآمدات ہیں۔ کھالیں، مویشی اور کافی برآمدات ہیں۔

زراعت: کاشتکاری بہت کم کی جاتی ہے صرف زمین کا ایک فیصد حصہ کاشت کیا جاتا ہے۔

صنعت: جبوتی دنیا کے درمیانی آمدنی والے ممالک میں سے ایک ہے۔ بوتل پلانٹ کے علاوہ یہاں اور کوئی صنعت نہیں ہے۔ آدھی لیبر فورس مویشیوں کی نشوونما میں مصروف رہتی ہے اور کچھ ریلوے میں کام کرتے ہیں۔ شعبہ ریلوے مشترکہ طور پر ایتھوپیا اور فرانس کی ملکیت ہے۔ افریقی ممالک میں جبوتی کی بندرگاہ سب سے مصروف ترین جگہ ہے۔

شرح خواندگی: (1996ء) میں 22 فیصد

صحت: ملک میں پچاس سے زائد ہسپتال اور ڈسپنسریاں عوام کو صحت کی سہولتیں بہم پہنچا رہی ہیں۔

قدرتی وسائل: ہیرے، مچھلی

پرچم: نیلی اور ہلکی زرد دو متوازی پٹیاں اور بائیں طرف ایک سفید مثلث ہے جس میں سرخ ستارہ بنا ہوا ہے۔

ممبرشپ: جبوتی نے ستمبر 1977ء میں اقوام متحدہ کی رکنیت حاصل کی۔

وصایا

ضروری نوٹ

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جا رہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو **دفتر بہشتی** مقبرہ کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ

مسل نمبر 33777 میں مفتاح الظفر ولد ملک ظفر احمد صاحب قوم اعوان پیشہ طالب علم عمر 17 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ڈھوک فیروز نپوال روڈ چکوال بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکرہ آج بتاریخ 15-10-2001 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/200 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد مفتاح الظفر MCB 18/216 اڈھوک فیروز نپوال روڈ چکوال گواہ شد نمبر 1 ملک ظفر احمد والد موصی گواہ شد نمبر 2 ملک منور احمد اعوان ملک سٹریٹ وارڈ نمبر 28 چکوال شہر

مسل نمبر 33778 میں لطف الرحیم طاہر ولد عبدالسلام طاہر قوم راجپوت پیشہ ٹیوشن عمر 24 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن گلشن ذیل پارک حیدرآباد بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکرہ آج بتاریخ 1-3-2001 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/1500 روپے ماہوار بصورت ٹیوشن مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد لطف الرحیم طاہر B-79 گلشن ذیل پارک سائٹ حیدرآباد گواہ شد نمبر 1 محمد آصف طاہر وصیت نمبر 25643 گواہ شد نمبر 2 منصور احمد وصیت نمبر 19495

مسل نمبر 33779 میں فضل احمد ولد شاہ محمد قوم جٹ پیشہ فارغ عمر 80 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن بشیر آباد فارم ضلع حیدرآباد بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکرہ آج بتاریخ 1-11-2001 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ زرعی زمین برقبہ چار ایکڑ واقع بشیر آباد ضلع حیدرآباد سندھ مالیتی .... ۔ اس وقت مجھے مبلغ -/60000 روپے سالانہ آمد از جائیداد بالا ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میں اقرار کرتا ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتا رہوں گا میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد فضل احمد ساکن بشیر آباد فارم ضلع حیدرآباد گواہ شد نمبر 1 رانا منیر احمد وصیت نمبر 25192 گواہ شد نمبر 2 سعادت احمد اشرف ساکن بشیر آباد ضلع حیدرآباد

مسل نمبر 33780 میں امۃ القیوم زوجہ بشیر الدین کمال صاحب قوم مغل پیشہ خانہ داری عمر 54 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن 26/2 دارالصدر شمالی ربوہ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکرہ آج بتاریخ 15-10-2001 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ 1۔ حق مہر -/50000 روپے۔ اور زیورات طلائی وزنی 8 تولہ 11 ماشہ سوا دو رتی مالیتی -/55000 روپے۔ کل مالیتی جائیداد -/105000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/300 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامۃ امۃ القیوم 26/2 دارالصدر شمالی ربوہ گواہ شد نمبر 1 بشیر الدین کمال وصیت نمبر 16336 گواہ شد نمبر 2 راجہ محمد یعقوب خان صدر محلہ دارالصدر شرقی ربوہ

مسل نمبر 33784 میں عرفان محمود ولد عبدالحمید صاحب قوم کھوکھر پیشہ ہومیو ڈاکٹر عمر 23 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن 11/29 دارالعلوم شرقی ربوہ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر و اکرہ آج بتاریخ 15-10-2001 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ فی الحال کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/2000 روپے ماہوار بصورت ہومیو پریکٹس مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد عرفان محمود 11/29 دارالعلوم شرقی ربوہ گواہ شد نمبر 1 سلامت محمود برادر موصی گواہ شد نمبر 2 صداقت محمود برادر موصی

احمدیہ ٹیلی ویژن انٹرنیشنل کے پروگرام

جمعرات 24 / جنوری 2002ء

12-15 a.m	لقاء مع العرب
1-25 a.m	اطفال کی حضور سے ملاقات
2-20 a.m	انٹرویو
2-45 a.m	ترجمۃ القرآن کلاس
3-50 a.m	ایم ٹی اے لائف سٹائل
4-25 a.m	اردو اسباق
5-05 a.m	تلاوت-خبریں-درس ملفوظات
6-00 a.m	چلڈرنز کلاس
6-30 a.m	چلڈرنز کارنر
6-55 a.m	ہومیوپیتھی کلاس
8-00 a.m	کتاب 'نورالدین' کا تعارف
8-40 a.m	مجلس سوال وجواب (انگلش)
9-35 a.m	چائینز سیکھیے
10-00 a.m	اردو کلاس
11-05 a.m	تلاوت-خبریں-درس ملفوظات
12-00 p.m	سندھی مذاکرہ
1-00 p.m	کتاب 'نورالدین' کا تعارف
1-40 p.m	سفر ہم نے کیا
2-10 p.m	اردو کلاس
2-55 p.m	انڈونیشین سروس
3-55 p.m	چلڈرنز کارنر
4-25 p.m	چائینز سیکھیے
5-05 p.m	تلاوت-خبریں
5-30 p.m	بنگالی پروگرام
6-35 p.m	مجلس سوال وجواب
7-30 p.m	درس ملفوظات
7-55 p.m	ہومیوپیتھی کلاس
9-00 p.m	چلڈرنز کارنر
9-30 p.m	چائینز سیکھیے
10-00 p.m	جرمن سروس
11-05 p.m	تلاوت
11-10 p.m	فرانسیسی پروگرام

جمعہ 25 / جنوری 2002ء

12-10 a.m	اردو کلاس
12-55 a.m	سفر ہم نے کیا
1-25 a.m	مجلس سوال وجواب
2-20 a.m	سنگ میل
2-40 a.m	ہومیوپیتھی کلاس
3-45 a.m	کتاب 'نورالدین' کا تعارف
4-25 a.m	چائینز سیکھیے
5-05 a.m	تلاوت-خبریں-درس حدیث
5-45 a.m	چلڈرنز کارنر
6-45 a.m	مجلس عرفان
7-45 a.m	ایم ٹی اے سپورٹس (بیڈمنٹن)
8-20 a.m	سفر ہم نے کیا
9-00 a.m	لجنہ میگزین
9-45 a.m	اردو کلاس
11-05 a.m	تلاوت-خبریں-درس حدیث
11-45 a.m	سرائیکی مذاکرہ
12-55 p.m	ایم ٹی اے سپورٹس (بیڈمنٹن)
1-30 p.m	تقریر
1-55 p.m	اردو کلاس
3-10 p.m	انڈونیشین سروس
3-40 p.m	بنگالی پروگرام
4-10 p.m	لجنہ میگزین
5-05 p.m	تلاوت-درس ملفوظات-خبریں
6-00 p.m	خطبہ جمعہ (براہ راست)
7-00 p.m	سفر ہم نے کیا
7-30 p.m	مجلس عرفان
8-30 p.m	خطبہ جمعہ (ریکارڈنگ)
9-30 p.m	چلڈرنز کارنر
10-00 a.m	جرمن سروس
11-05 a.m	تلاوت
11-10 a.m	فرانسیسی پروگرام
11-55 a.m	اردو کلاس

سانحہ ارتحال

محترم محمد اسماعیل صاحب المعروف بابا مالی مورخہ 13 جنوری 2002ء بوقت شام پانچ بجے اپنے مولائے حقیقی سے جاملے-وفات کے وقت آپ کی عمر 84 برس تھی آپ نے پچاس سال سے زائد سلسلہ احمدیہ کی خدمت کی مورخہ 14 جنوری بروز سوموار نماز ظہر کے بعد بیت مبارک میں محترم صاحبزادہ مرزا مسرور احمد صاحب ناظر اعلیٰ وامیر مقامی نے نماز جنازہ پڑھائی اور پھر بہشتی مقبرہ میں تدفین کے بعد محترم صاحبزادہ موصوف نے ہی دعا کروائی-موصوف مکرم محمد ادریس شاہد صاحب مربی سلسلہ سابق امیر ومشنری انچارج بورکینا فاسو کے والد محترم تھے-احباب جماعت سے ان کی بلندی درجات اور مغفرت کے لئے درخواست دعا ہے

گمشدگی شناختی کارڈ

دو عدد شناختی کارڈ بنام شاہد محمود اور زاہد محمود جن پر چک نمبر 236 گ-ب تحصیل جڑانوالہ ضلع فیصل آباد کا پتہ درج ہے-ربوہ میں گر گئے ہیں جن کو ملیں-مندرجہ ذیل پتہ پر پہنچادیں-

ملک محمد اسماعیل 30/58 دارالعلوم شرقی ربوہ

عالمی خبریں

عالمی ذرائع ابلاغ سے

بھارتی وزیر دفاع امریکہ روانہ ہو گئے

بھارت کے وزیر دفاع جارج فرنینڈس امریکہ روانہ ہو گئے ہیں وہ امریکہ کے ساتھ باہمی دفاعی تعاون کے علاوہ خطے میں موجودہ کشیدگی کے حوالے سے امریکہ سے پاکستان پر مزید دباؤ ڈالنے کے حوالہ سے بات چیت کریں گے-

بھارتی بحریہ مکمل تیار ہے نیول چیف

بھارتی بحریہ کے سربراہ ایڈمرل مدھاوندرا نے پریس کانفرنس میں اعتراف کیا ہے کہ پاکستان کے ساتھ کشیدگی کے باعث مشترکہ سرحد پر تینوں مسلح افواج کو مکمل طور پر تعینات کیا گیا ہے انہوں نے کہا ہمارے بحری جہاز مسلح ہیں اور جنگی ساز وسامان پہنچادیا گیا ہے-انہوں نے کہا کہ خطے میں امریکی جنگی جہازوں کی موجودگی صورتحال میں پیچیدگی پیدا کرسکتی ہے-

امریکی طیارے کی روانگی کے وقت فائرنگ

قندھار ائرپورٹ کے باہر اس وقت فائرنگ شروع ہوگئی جب ایک امریکی طیارہ القاعدہ اور طالبان قیدیوں کے تیسرے گروپ کو کیوبا میں امریکی اڈے پر لے جارہا تھا-اس واقعہ کے بعد حفاظتی انتظامات کو مزید سخت کردیا گیا ہے-

انڈونیشین ہوائی جہاز گر کر تباہ

انڈونیشیا کا ایک ہوائی جہاز جس میں 51 مسافر سوار تھے اچانک حادثے میں گر کر تباہ ہوگیا-

امریکہ کی زمبابوے کو دھمکی

امریکہ نے زمبابوے کو خبردار کیا ہے کہ وہ ملک میں قانون کے نفاذ کے لئے اقدامات کرے ورنہ اس کے خلاف پابندیاں عائد کردی جائیں گی-

روس عراق پر دباؤ ڈالے گا

روس عراق کو اس بات پر آمادہ کریگا کہ اقوام متحدہ کے نمائندوں کو اسلحہ کے معائنہ کی اجازت دے-

بھارت چین میں تجارتی تعاون

چین کے وزیراعظم ژورانگ جی نے کہا ہے کہ چین اور بھارت کی ورلڈ ٹریڈ آرگنائزیشن (WTO) کو حریف نہیں بلکہ حلیف ہونا چاہئے-انہوں نے کہا کہ اس وقت دونوں ملکوں کی تجارت تین ارب ڈالر تک رہی ہے اس میں تین گنا اضافہ ہونا چاہئے-انہوں نے کہا چین اور بھارت دو بڑی معیشیت ہیں انہیں مقابلے کرنے کی بجائے ایک دوسرے کو تقویت پہنچانی چاہئے-

القاعدہ اب بھی باصلاحیت ہے

اتحادی ترجمان نے کہا ہے کہ القاعدہ نیٹ ورک اب بھی امریکہ کے خلاف کارروائی کی صلاحیت رکھتا ہے-اسامہ اور ملاعمر کی تلاش پہاڑوں' سمندروں اور فضاؤں میں جاری ہے-انہوں نے کہا کہ افغان عبوری حکومت میں دلچسپی نہ رکھنے والوں کے خلاف بھی کارروائی کی جائیگی اور افغانستان کے روشن مستقبل کی ضمانت نہ ملنے تک کولیشن واپس نہیں جائیگی-

افغان فضائی کمپنی آریانہ پر پابندیاں ختم

اقوام متحدہ کی سلامتی کونسل نے افغانستان کی قومی فضائی کمپنی آریانہ پر عائد پابندیاں اٹھالی ہیں-دو سال قبل اس پر پابندیاں عائد کی گئیں تھیں-اس وقت آریانہ ایئر لائنز کا ہوائی بیڑہ فقط دو جہازوں اور تین پائلٹس پر مشتمل ہے-

آسام میں دس ہلاک

آسام کے قبائلی چھاپہ ماروں کی فائرنگ سے آسام کے ایک گاؤں میں ایک تہوار کے موقع پر 10 افراد ہلاک اور 18 زخمی ہوگئے-

فلپائن میں تشدد کے واقعات سے ہلاکتیں

فلپائن میں تشدد کے تازہ واقعات میں 32 افراد ہلاک اور متعدد زخمی ہوگئے ہیں-فلپائن میں نورمیسوری کے حامیوں نے ان کی گرفتاری کے خلاف تاریخی جلوس نکالا جس کو کنٹرول کرنے کے لئے پولیس نے پکڑ دھکڑ شروع کردی-جس پر مظاہرین مشتعل ہوگئے اور جھڑپوں کا آغاز ہوگیا-ہلاک ہونے والوں میں مظاہرین اور سیکیورٹی فورسز کے اراکین بھی شامل ہیں-

افغان کرنسی کی قدر میں کمی

افغانستان میں روس سے افغان کرنسی کی ایک بہت بڑی کھیپ پہنچ گئی ہے جس سے افغان کرنسی کی قدر انتہائی گرگئی ہے-افغان کرنسی ایک عرصہ سے روس میں چھپتی رہی ہے اور جب بھی اس کی کھیپ آتی ہے تو قدر میں کمی ہوجاتی ہے-

کمبوڈیا کے بادشاہ چین سے علاج کے بعد وطن واپس پہنچ رہے ہیں

کمبوڈیا کے بادشاہ نورالدین سہالوک اس ماہ کے آخر میں وطن واپس پہنچ جائیں گے-وہ اپنے طبی معائنے کے لئے چین گئے تھے اور اب ضلعی انتخابات کی وجہ سے وطن پہنچ رہے ہیں-

ایران میں جنگی مجرموں کیخلاف مقدمات چلانے کا بل منظور

ایرانی پارلیمنٹ نے جنگی جرائم میں ملوث مجرموں پر مقدمات چلانے کے لئے خصوصی ٹریبونل کے قیام کے لئے ایک آئینی بل منظور کرلیا ہے-اس میں اسرائیلی جنگی جرائم کے مرتکب راہنماؤں بالخصوص ایریل شیرون کے خلاف مقدمہ چلایا جائیگا-1982ء میں لبنان میں مہاجر کیمپوں پر فلسطینیوں کے قتل عام کے ذمہ دار شیرون پر مقدمہ چلے گا-

امریکہ سوڈانی حکومت اور باغیوں میں مصالحت کرائیگا

امریکہ پہلی مرتبہ سوڈانی حکومت اور باغیوں کے درمیان مصالحتی کردار ادا کریگا-

ملکی خبریں ملکی ذرائع ابلاغ سے

1973ء کے آئین کے مطابق ملک میں مخلوط طریق انتخاب رائج کرنے کا فیصلہ

وفاقی کابینہ نے 1973ء کے اصل آئین کے مطابق ملک میں مخلوط طرز انتخاب نافذ کرنے کی منظوری دے دی ہے- اور ترمیم شدہ آئین کے مطابق جداگانہ طرز انتخاب کوختم کردیا گیا ہے- اس کے ساتھ ہی قومی اسمبلی میں اقلیتی نشستوں کوختم کردیا گیا ہے- پاکستان میں موجودہ اقلیتیں ایک عرصہ سے مطالبہ کررہی تھیں کہ مخلوط انتخابات کا نظام رائج کیا جائے- لیکن پاکستان کے مذہبی حلقوں کے دباؤ کی وجہ سے یہ نظام رائج نہ ہوسکا اور اب پاکستان میں موجود تمام مذاہب کے لوگ قائداعظم محمد علی جناح کے اصولوں کے مطابق برابر کے شہری قرار دیئے گئے ہیں- یہ بات قابل ذکر ہے کہ قائداعظم کے قریبی ساتھیوں جنہوں نے 1956ء کا آئین بنایا تھا انہوں نے مخلوط طرز انتخابات کوہی پاکستان کے لئے مناسب خیال کیا تھا تا کہ ملک میں یکجہتی کا قیام عمل میں آیا جاسکے لیکن جداگانہ انتخابات نے ملک کے شہریوں کو دو درجوں میں تقسیم کردیا تھا-

مخلوط انتخاب کے فیصلہ کو سراہا گیا

ملک کے دانشوروں اور سیاستدانوں نے وفاقی حکومت کے فیصلہ کو بھرپور انداز میں سراہا ہے اور اس کو وقت کی ضرورت قرار دیا- خورشید محمود قصوری نے پی ٹی وی پر کہا کہ بانی پاکستان اور ان کے ساتھیوں نے ملک میں مخلوط انتخاب رائج کیا تھا اور سب کو برابر درجہ کے شہری قرار دیا تھا لیکن 1973ء کے آئین میں تبدیلی کر کے ملک کے شہریوں کو مذہبی بنیاد پر تقسیم کر کے ملکی یکجہتی کو نقصان پہنچایا گیا- پیپلز پارٹی کے اقبال حیدر، صحافی حسین حقانی، میر جمیل الرحمٰن نے بھی اس فیصلے کو سراہا ہے- اب سیاسی جماعتوں کو اقلیتی حلقوں کے پاس جانا پڑیگا اور اقلیتی نمائندوں کو ٹکٹ دے کر ان کو قومی دھارے میں لایا جائے گا-

قومی اسمبلی کی نشستوں میں 48 فیصد اضافہ

وفاقی کابینہ نے جہاں مخلوط طرز انتخاب کو رائج کرنے کا فیصلہ کیا ہے وہاں قومی اسمبلی کی نشستوں میں مجموعی طور پر 48 فیصد اضافہ کر دیا اور اب اس کی سیٹوں کی مجموعی تعداد 350 کر دی گئی ہے- اقلیتی سیٹیں ختم کر دی گئی ہیں اور سیٹوں کی تقسیم اس طرح سے ہوگی:-

جنرل سیٹیں	265
خواتین کی نشستیں	60
ٹیکنو کریٹس کی سیٹیں	25
کل میزان	350

جنرل سیٹوں پر الیکشن تو سابقہ طریق کے مطابق ہوگا جبکہ خواتین اور ٹیکنو کریٹس کی سیٹوں پر متناسب نمائندگی کی بنیاد پر الیکشن ہوگا یعنی جو پارٹی زیادہ ووٹ حاصل کریگی اس کی دی گئی فہرست میں سے اس کے ووٹوں کے مطابق خواتین اور ٹیکنوکریٹس منتخب ہوجائیں گے اس کے لئے سیاسی جماعتوں کو انتخابات سے قبل مخصوص نشستوں پر اپنے امیدواروں کا اعلان کرنا پڑے گا- قومی اسمبلی کے ممبر کے لئے کم از کم تعلیمی معیار گریجوایشن کردیا گیا ہے- اس اقدام پر سیاسی حلقوں کی جانب سے تنقید آئی کہ کئی دانشور اور عوامی لیڈر جو سیاسی شعور اور دانش رکھتے ہیں لیکن وہ گریجوایٹ نہیں تو عوام ان کو اپنا نمائندہ منتخب نہیں کرسکتی جو کہ جمہوری اصول کے خلاف ہے-

کالعدم تنظیموں کے 1957 افراد گرفتار کئے گئے

حکومت نے کالعدم جماعتوں جیش محمد، لشکر طیبہ، سپاہ صحابہ، تحریک جعفریہ اور تحریک نفاذ شریعت محمدی کے اب تک 1957 افراد کو گرفتار کیا ہے اور ان کے 615 دفاتر کو سیل کیا ہے- یہ اعداد و شمار سرکاری طور پر میڈیا میں نشر کئے گئے ہیں-

آتشزدگی سرکاری عمارت کی 13 منزلیں تباہ

بلیو ایریا چائنہ چوک میں شہید ملت سیکرٹریٹ کی عمارت میں جو آگ لگی تھی اس کی وجہ سے عمارت کی 13 منزلین مکمل طور پر خاکسر اور تباہ ہوگئی ہیں- اس عمارت میں وزارت داخلہ کے دفاتر بھی تھے اور انتہا پسند تنظیموں کا حساس ریکارڈ بھی موجود تھا- نقصانات اور وجہ آتشزدگی کا اندازہ لگانے کے لئے ایک ٹیکنیکل کمیٹی تشکیل دے دی گئی ہے- ابتدائی طور پر شارٹ سرکٹ وجہ آگ بتائی گئی ہے لیکن حساس ریکارڈ کے جل جانے سے اس میں تخریب کاری کا موجود ہونا بھی خارج از مکان نہیں ہے-

ارشاد حسن خان نئے چیف الیکشن کمشنر

چند روز قبل ریٹائر ہونے والے چیف جسٹس آف پاکستان ارشاد حسن خان کو فوری طور پر نئی ذمہ داریاں سونپ دی گئی ہیں اور انہوں نے پاکستان کے نئے چیف الیکشن کمشنر کی حیثیت سے اپنے عہدے کا حلف اٹھالیا ہے- چیف جسٹس آف پاکستان جسٹس محمد بشیر جہانگیری نے ان سے حلف لیا-

کولن پاول نے مذاکرات کی ضرورت پر زور دیا ہے

امریکی وزیر خارجہ کولن پاول نے اسلام آباد میں صدر جنرل پرویز مشرف سے ملاقات کے بعد پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ پاک بھارت مذاکرات فوجوں کی واپسی سے زیادہ اہم ہیں- جنرل مشرف کی تقریر نے تنازع کی شدت میں کمی کردی ہے- دونوں ممالک کو ایک دوسرے کے قریب لانے میں مدد دونگا- اور مسئلہ کشمیر مذاکرات کے ذریعہ بھی حل ہوسکتا ہے- پاکستان نے دہشت گردی کے خاتمہ کے لئے جو اقدامات کئے ہیں وہ قابل تحسین ہیں-

کوفی عنان پاکستان کے دورہ پر آرہے ہیں

اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرل کوفی عنان آئندہ ہفتہ پاکستان کے دورہ پر پہنچ رہے ہیں- پاکستان بھارت کشیدگی ختم کروانے کے حوالہ سے انکا دورہ اہم ہوگا- اور مسئلہ کشمیر حل کروانے کے لئے بھی بات چیت ہوگی-

پرائیویٹ سیکٹر میں ٹی وی چینلز کے قیام کی منظوری

وفاقی کابینہ نے نجی شعبے میں ٹی وی چینلز کے قیام کے لئے آرڈیننس کی منظوری دے دی ہے- اس مقصد کے لئے پاکستان نیشنل میڈیا ریگولیٹری اتھارٹی قائم کرنے کی اجازت دے دی گئی ہے- یہ اتھارٹی ٹیلی ویژن چینل اور کیبل نیٹ ورک کی لائسنس جاری کرنے کا اختیار رکھے گی- اتھارٹی کے چیئرمین اور ارکان کو صدر مقرر کرینگے- پروگراموں میں شائستگی برقرار رکھنے کے لئے نگرانی کی جائیگی-

جہادی تنظیموں پر پابندی نہ لگتی تو پاکستان دہشت گرد ملک بن جاتا

تحریک انصاف کے چیئرمین عمران خان نے کہا ہے کہ اگر پاکستان دہشت گرد تنظیموں پر پابندی نہ لگاتا تو پاکستان کو دہشت گرد ملک قرار دے دیا جانا تھا- جنرل مشرف کی کامیاب حکمت عملی نے دنیا میں مملکت پاکستان کو ایک امن پسند ملک کے طور پر قبول کرنے پر مجبور کردیا ہے اور کشمیریوں کی تحریک کو بچالیا ہے- عالمی طاقتیں بھارت کو پاکستان پر کبھی حملہ نہیں کرنے دیں گی-

ربوہ میں طلوع وغروب

☆ جمعہ 18-جنوری غروب آفتاب 5-31
☆ ہفتہ 19-جنوری طلوع فجر 5-40
☆ ہفتہ 19-جنوری طلوع آفتاب 7-06

حبوب مفید اٹھرا
چھوٹی -/50 روپے- بڑی -/200 روپے
تیار کردہ: ناصر دواخانہ رجسٹرڈ گولبازار ربوہ
04524-212434 Fax:213966

خالص سونے کے زیورات کا مرکز
الفضل جیولرز
چوک یادگار حضرت اماں جان ربوہ
پروپرائٹر:- غلام مرتضیٰ محمود
فون دکان 213649 فون رہائش 211649

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ
زرمبادلہ کمانے کا بہترین ذریعہ- کاروباری سیاحتی' بیرون ملک مقیم احمدی بھائیوں کیلئے ہاتھ کے بنے ہوئے قالین ساتھ لے جائیں
ڈیزائن: بخارا اصفہان' شجرکار' ویجی ٹیبل ڈائز- کوکیشن افغانی وغیرہ
احمد مقبول کارپٹس
مقبول احمد خان آف شکر گڑھ
12- ٹیگلور پارک نکلسن روڈ لاہور عقب شوبرا ہوٹل
042-6306163-6368130 Fax:042-6368134
E-mail:mobi-k@usa.net

جرمن لینگویج سیکھئے
نیشنل کالج میں خواتین کی جرمن اسپیکنگ کلاس کا آغاز مورخہ یکم فروری 2002ء سے کیا جا رہا ہے- کلاس کا دورانیہ 3 ماہ ہوگا- جرمن نیشنل خاتون ٹیچر کلاس پڑھائیں گی- دلچسپی رکھنے والی طالبات فوراً رجوع کریں-
نیشنل کالج 23- شکور پارک ربوہ
Ph:212034

روزنامہ الفضل رجسٹرڈ نمبر سی پی ایل-61